شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ
هُدًی لِّلنَّاسِ

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا (البقرہ186)

Lajna Ima'illah Finland

Newsletter

April 2021 - Volume 5 Issue 4

قرآن کریم

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ
الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ۔ وَمَنْ
كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ
الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ
عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

(البقرۃ:۱۸۶)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہو گا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

The month of Ramadan is that in which the Quran was sent down as a guidance for mankind with clear proofs of guidance and discrimination. Therefore, whosoever of you is present at home in this month, let him fast therein. But whoso is sick or is on a journey, shall fast the same number of other days. Allah desires to give you facility and He desires not hardship for you, and that you may complete the number, and that you may exalt Allah for His having guided you and that you may be grateful.

ارشاد نبوی ﷺ

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو مہارت سے پڑھنے والا کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص اٹک اٹک کر اس حالت میں قرآن پڑھتا ہے کہ وہ اُس پر شاق ہے (یعنی اُس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے) تو اُس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ (ایک تلاوت کا اور دوسرا محنت کا)۔

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل الماھر بالقرآن والذی یتتعتع فیہ)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: پرستش کی جڑ تلاوت کلام الٰہی ہے۔ کیونکہ محبوب کا کلام اگر پڑھا جائے یا سنا جائے تو ضرور سچے محب کے لئے محبت انگیز ہوتا ہے اور شورش عشق پیدا کرتا ہے۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۔ صفحہ ۲۸۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ: ''شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ... یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے''۔

(البدر جلد ا نمبر ۷، ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۲ کالم ۲)

اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اس عظمت کی وجہ سے روزے کا اجر بھی بہت بڑا اور عظیم ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۷)

اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایہ ناز ایمان و اعتقاد ہوتے (اگر صرف حدیثوں پر ہی اعتقاد کرنا ہے) تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ ''فرمایا: ''میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اَور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہو گی۔ جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اُس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہو گی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہو گی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبّر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسّف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔

(ملفوظات جلد ا صفحہ ۳۸۶۔ ایڈیشن ۲۰۰۳ء مطبوعہ ربوہ)

پیغام از طرف
صدر لجنہ اِماءاللہ فن لینڈ

میری بہت پیاری لجنہ اور ناصرات

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

خُدا کے فضل وکرم سے ہم رمضان کے آخری عشرہ میں سے گزر رہے ہیں رمضان کا مقدس مہینہ رحمتوں اور برکتوں سے مومنین کو فیضیاب کرتے ہوئے ہم سے رخصت ہو رہا ہے۔

پیارے حضور حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں۔

"رمضان آیا اور بڑی تیزی سے گزر گیا، صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں، پانچ چھ دن۔ جب رمضان شروع ہو تو انسان سوچتا ہے، ایک مومن سوچتا ہے کہ یہ تیس دن ہیں، اس میں بڑی نیکیاں کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا موقع مل جائے گا۔ مَیں یہ بھی کرلوں گا، مَیں وہ بھی کرلوں گا جس سے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرسکوں۔ لیکن آج یہ احساس ہو رہا ہے کہ یہ کیا! صرف چند روز رہ گئے؟ اور رمضان کا آخری جمعہ بھی آ گیا۔ مَیں تو کچھ بھی نہیں کرسکا۔ سوچنے والا، صحیح مومن یہی سوچتا ہے۔ تو بہرحال اب یہ چند دن بھی یہ احساس دلادیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے۔ جتنا سمیٹ سکتے ہیں سمیٹ لیں، خالص ہو کر اس کی عبادت کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے کی کوشش کریں، اس سے مدد مانگیں تو یہ احساس اور یہ عمل ہر قسم کی نیکیاں بجالانے کی طرف توجہ دلانے والا ہو گا اور اس کی عبادت کی طرف خالص ہو کر متوجہ کرنے والا ہو گا، اس کے فضلوں کا وارث بنانے والا ہو گا۔ اس آخری عشرہ میں تو پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ قبولیت دعا کے نظارے پہلے سے بڑھ کر ظاہر کرتا ہے بلکہ ان دنوں میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کہا ہے اور یہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس ایک رات کی عبادت انسان کو باخدا انسان بنانے کے لئے کافی ہے۔ تو اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے خالص ہو کر ان چھ دنوں میں ہی خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں گے تو کیا بعید کہ یہ چھ راتیں بلکہ ان میں سے ایک رات ہی ہمارے اندر انقلابی تبدیلی لانے والی ہو، خدا کا صحیح

عبد بنانے والی بن جائے اور ہماری دنیا و آخرت سنور جائے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہم اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقصد پیدائش تو یہی بتایا ہے کہ اس کے عبادت گزار بندے بن جائیں۔ یہی پیدائش کا مقصد ہے۔ پس اپنی

عبادتوں کے معیار کو اونچا کرنے کے لئے یہ چند دن رہ گئے ہیں۔ اور ان چند دنوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ جو آخری عشرہ کے دن ہیں یہ اس برکتوں والے مہینے کی وجہ سے جہنم سے نجات دلانے کے دن ہیں۔ گناہ گار سے گناہگار شخص بھی اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے تو اپنے آپ کو آگ سے بچانے والا ہوگا۔ پس یہ گناہگار سے گناہگار شخص کے لئے بھی ایک خوشخبری ہے کہ اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے سامان کر لو۔ پس جن کو اس رمضان کے گزرے ہوئے دنوں میں دعاؤں کا موقع ملا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا موقع ملا ہے، اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کا موقع ملا ہے یا جن کو اپنی شامت اعمال کی وجہ سے گزرے ہوئے دنوں کی برکات سے فیضیاب ہونے کا موقع نہیں ملا۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت دل میں پیدا کرتے ہوئے ان آخری دنوں کی برکات سے فیض اٹھاتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے، خدا تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے ان بقیہ دنوں کے فیض سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ دن جو ہیں ان کو دعاؤں میں گزارنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء)

یکم شوال کو ہم انشاءاللہ عید الفطر کی خوشیاں منائیں گے۔ عیدہ کی یہ خوشیاں ہمیں کس طرح منانی چاہیئں؟ کیا ہمیں صرف اچھے اور نئے کپڑے پہن کر یا صرف اچھے کھانے کھا کر عید کا دن گزار دینا چاہیئے؟ بے شک یہ سب خوشیاں منانا بھی جائز ہے، لیکن ساتھ ہی ہم سب کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہر سال کی طرح یہ رمضان آیا اور چلا گیا ہم نے کیا تبدیلی کی جو ہمارے ساتھ ہمیشہ رہنے والی ہے۔

عید الفطر تو دراصل روزوں کی تکمیل کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے اور شکر کے اظہار کا موقع ہے۔ لہٰذا ہر قسم کے حالات میں ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے حضور حمد و ثنا سے لبریز ہونے چاہیئں. اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ ایک اور بابرکت رمضان ہماری زندگیوں میں آیا اور ہمیں اس میں اللہ کی رحمتیں اور برکتیں سمیٹنے کا موقعہ ملا۔

جیسا کہ پیارے حضور حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ اپریل ۲۰۲۱ کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ استغفار کریں، اور آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

عید کے دن کو ان کلمات سے بھر دیں۔ عید کے دن ہم خوشی کے جذبات کے ساتھ اللہ کی تکبیر کر رہے ہوں۔

اور اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، وَاللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد کے پاکیزہ ورد سے اپنے گھروں کو بھر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا کی تمام نصائح پر عمل کرنے والا بنائے۔ یہ عید پوری جماعت اور دنیا کے لئے حقیقی خوشیاں لے کے آئے۔ ہم سب پر رحمتوں برکتوں اور فضلوں کی بارش برسائے۔ نسل انسانی کو اس موذی وبا اور ہر بیماری سے محفوظ رکھے۔ یہ آزمائش جو کل عالم پہ آئی ہے اس سے خدا محض اپنے فضل سے ہمیں جلد از جلد نجات عطا کرے آپکی تمام نیک خواہشات کو پورا کرے اور ہم سب سے خاص شفقت کا سلوک فرماتے ہوئے ہماری کمزوریوں سے صرف نظر کرے۔ ہم خدا کو راضی کرنے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو۔ آمین ثم آمین

والسلام

خاکسار

ریحانہ کوکب

صدر لجنہ اماء اللہ فن لینڈ

ایامِ رمضان کے لئے خاص دعائیں

پہلا عشرہ رحمت

رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ۔

اے میرے ربّ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے

دُوسرا عشرہ مغفرت

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ۔

میں اللہ سے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور میں اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

تِیسرا عشرہ نجات

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنَّا۔

اے اللہ! یقیناً تو بہت زیادہ عفوو در گزر کرنے والا ہے اور تُو عفوو در گزر کو پسند کرتا ہے پس تُو مجھ سے عفو اور در گزر سے کام لے۔

یوم خلافت کیا ہے اور ہم اسے کیوں مناتے ہیں

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک گھبرائی ہوئی جماعت کو ایک عظیم نعمت سے نوازا اور جماعت احمدیہ میں سب سے پہلی خلافت قائم ہوئی جسکے ذریعے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف افرادِ جماعت کے دکھی دلوں کو تسکین بخشی بلکہ انکے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کو جماعت احمدیہ میں قائم فرمایا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ فرمایا تھا کہ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ص وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

(سورۃ النور: آیت ۵۶)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

بلاشبہ خلافت احمدیہ ہی مندرجہ بالا الٰہی وعدہ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ لہٰذا خلافت کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہر سال ۲۷ مئی کو یوم خلافت منایا جاتا ہے۔ تا کہ اس موقعہ پر خلافت کی اہمیت اور خلیفہ کے مقام کی اہمیت جماعت کے افراد پر واضح کی جایا کرے۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو خلافت کی بشارت ان الفاظ میں دی:

"۔۔۔تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے"۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵)

خلافت کی نعمت کی اہمیت کو سمجھنے کے بارے میں تلقین فرماتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"۔۔۔۔۔خلافت بھی چونکہ ایک بھاری انعام ہے اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے۔ ۔۔۔فسق کا فتویٰ انسان پر اسی صورت میں لگ سکتا ہے جب وہ روحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے"۔

(تفسیر کبیر، سورہ نور صفحہ ۳۷۰،۳۶۷)

خلافت اپنی برکتوں کے لحاظ سے ایک ایسی نعمت ہے کہ جس کا فیض ہوا کی طرح عام اور اہم ہے۔ اس کی برکات کا شمار کرنا بھی ہمارے لئے ناممکن ہے۔ اور اس منبع برکات سے فیضیاب ہونے کی ایک ہی شکل ہے اطاعت، اطاعت اور اطاعت۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی برکات سے بھرپور مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرماوے، پورے اخلاص کے ساتھ اس سے وابستگی اور اس عظیم الشان نعمت کی کماحقُّہ قدر کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

قرآن کریم کی تلاوت کی اہمیت

صحف سماویہ میں قرآن مجید ہی ایک ایسا صحف ہے جسکی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۱۰﴾

یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
اس آیت میں اس بات کی تصریح ہے کہ یہ کلام ہمیشہ زندہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی تعلیمات کو ہمیشہ زندہ رکھنے اور اس کا نفع لوگوں کو پہنچانے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے۔
قرآن کریم کی حفاظت کا ایک ذریعہ کثرت سے اس کی تلاوت کرنا بھی ہے۔ تلاوت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ امت کے دلوں میں اس کی اہمیت جاگزین کرنے کا بیڑہ بھی اللہ تعالیٰ خود اٹھاتا ہے۔

دو افراد ایسے ہیں جن پر حسد یعنی رشک جائز ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف دو آدمی ایسے ہیں جن کے بارے میں حسد (یعنی رشک جائز ہے۔ یعنی ایسا حسد جو نقصان پہنچانے کے لیے نہیں بلکہ تعریفی رنگ میں ہو)۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہو۔ اور اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی ایسی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی ہے تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔ اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو جس کو وہ وہاں خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے اور اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی ایسی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی تو میں بھی ویسے ہی کرتا ہے جیسے یہ کرتا ہے۔

(بخاری کتاب التمنی)

قرآن کریم کو رمضان سے ایک خاص تعلق ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینے میں تلاوت قرآن کریم کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ ۴ ستمبر ۲۰۰۹ میں فرمایا:
”رمضان کے مہینے کو قرآن کریم سے ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرما دیا کہ رمضان کے مہینے کے روزے یوں ہی مقرر نہیں کر دیئے گئے بلکہ اس مہینے میں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی یا اسکا نزول ہونا شروع ہوا اور احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کا جو حصہ اترا ہوتا تھا اس کی دوہرائی کرواتے تھے۔ پس اس مہینے کی اہمیت اس بات سے بڑھ جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آخری اور کامل شریعت اس مہینے میں نازل ہوئی، یا اس کا نزول شروع ہوا۔“
اللہ تعالیٰ نے جب ہمیں روزوں کا حکم دیا تو پہلے یہ فرمایا کہ روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں اور پھر یہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کی خوشخبری دی۔ اس کے بعد کی جو آیات ہیں ان میں پھر بعض اور احکام جو رمضان سے متعلق ہیں وہ دیے۔ اور یہ واضح فرما دیا کہ روزے رکھنا اور

عبادت کرنا صرف یہی کافی نہیں ہے، بلکہ اس مہینے میں قرآن کریم کی طرف بھی تمہاری توجہ ہونی چاہیے۔ اس کے پڑھنے کی طرف تمہاری توجہ ہونی چاہیے۔ روزوں کی اہمیت اس لیے ہے اور اس لیے بڑھی کہ اللہ تعالی نے اس مہینے میں انسان کامل پر اپنی آخری اور کامل شریعت نازل فرمائی جو قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوئی۔ خدا تعالی کا قرب پانے اور دعاؤں کے اسلوب تمہیں اس لیے آئے کہ خدا تعالی نے قرآن کریم میں وہ طریق سکھائے جس سے اس کا قرب حاصل ہوسکتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ پس اس کتاب کو پڑھنا بھی بہت ضروری ہے۔ رمضان میں اس کی تلاوت کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ تا کہ سارا سال تمہاری اس طرف توجہ رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری رمضان میں جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو دو مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کروایا۔

قرآنی احکامات پر عمل روحانی زندگی کا باعث ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔'' یعنی اس حقیقی تعلیم پر عمل کو بھول نہ جانا صرف پڑھنا ہی نہ رہے صرف تلاوت کرنا ہی نہ رہے۔ بلکہ اس پر عمل بھی ہونا چاہیے ورنہ مردہ کی طرح ہو جاؤ گے۔ روحانی زندگی جو ہے وہ نہیں رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کا عہد جو ہے وہ فضول ٹھہرے گا۔ فرمایا کہ پس اس کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دینا۔ پھر فرمایا کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۳)

آسمان پر عزت پانا اور مقدم رکھا جانا کیا ہے؟ یہی کہ پھر خدا تعالی اپنا فضل فرماتے ہوئے اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ قبولیت دعا کے نشان ملیں گے۔ معاشرے کی برائیوں سے اس دنیا میں بھی انسان بچتا رہے گا۔ پس جیسا کہ اللہ تعالی نے ہمیں فرمادیا ہے کہ پہلی کوشش تمہاری ہوگی تو میں بھی دوڑ کر تمہارے پاس آؤں گا۔ یہ نظارے دیکھنے کے لیے ہمیں قرآن کو عزت دینا ہوگی اس کی تلاوت کا حق ادا کرنا ہوگا۔ اس کے حکموں کی پیروی کی کوشش کرنی ہوگی۔

سب روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی کوئی قوم قرآن کریم پڑھنے کے لئے خدا تعالی کے گھر میں سے کسی گھر میں اکٹھی ہوتی ہے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کے گرد حلقے بنا لیتے ہیں۔

(سنن ابی داود کتاب الوتر فی ثواب قراۃ القرآن)

پس اللہ تعالی کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے اور فرشتوں کے حلقوں میں آنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھے اور اس کو سمجھے، اپنے بچوں کو پڑھائیں، انہیں تلقین کریں کہ وہ روزانہ تلاوت کریں۔ اور یاد رکھیں کہ جب تک ان چیزوں پر عمل کرنے کے ماں باپ کے اپنے نمونے بچوں کے سامنے قائم نہیں ہوں گے اس وقت تک بچوں پر اثر نہیں ہوگا اس لئے فجر کی نماز کے لیے بھی انہیں اور اس کے بعد تلاوت کے لیے اپنے پر فرض کریں کہ تلاوت کرنی ہے پھر نہ صرف تلاوت کرنی ہے بلکہ توجہ سے پڑھنا ہے اور پھر بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ بھی پڑھیں، انہیں بھی پڑھائیں۔ جو چھوٹے بچے ہیں ان کو بھی پڑھایا جائے۔

(خطبہ جمعہ ۱۶ ستمبر ۲۰۰۵ بحوالہ مشعل راہ پنجم حصہ سوم صفحہ ۴۸۱ ایڈیشن ۲۰۰۷ء

رمضان کا آخری عشرہ گزارنے کا طریق

قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے چھا رہا ہے ابر یاس اور رات ہے تاریک و تار

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر پھیر دے اب میرے مولی اسطرف دریا کی دھار

اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب میں بجا رحم کر بندوں پہ اپنے تا ہو ویں رستگار

رمضان کا آخری عشرہ ہمیں جہنم سے نجات دلاتا ہے اور نجات اللہ تعالی کے رحم سے حاصل ہو سکتی ہے- اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے اور اللہ تعالی کی مغفرت کی ہمیں ہر وقت تلاش ہونی چاہیے جس کی بنیاد رمضان کے پہلے بیس دنوں میں ڈالی جاتی ہے-حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ رمضان کے آخری دس دن جہنم سے نجات دلانے کا ذریعہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا تعالی کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے واسطے دو بہشت ہیں یعنی ایک بہشت تو اسی دنیا میں مل جاتا ہے کیوں کہ خدا تعالی کا خوف اس کو برائیوں سے روکتا ہے اور بدیوں کیطرف دوڑنا دل میں ایک اضطراب اور قلق پیدا کرتا ہے جو بجائے خود ایک خطرناک جہنم ہے لیکن جو شخص خدا کا خوف کھاتا ہے تو وہ بدیوں سے پرہیز کر کے اس عذاب اور درد سے تو دم نقد بچ جاتا ہے جو شہوات اور جذباتی نفسانی کی غلامی اور اسیری سے پیدا ہوتا ہے اور وفاداری اور خدا کی طرف جھکنے میں ترقی کرتا ہے جس سے ایک لذت اور سرور اسے دیا جاتا ہے اور یوں بہشتی زندگی اسی دنیا میں اس کے لیے شروع ہو جاتی ہے اور اس طرح پر اس کے خلاف کرنے سے جہنمی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود، جلد چہارم صفحہ ۳۰۰ (الحکم جلد ۲ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۲)

رمضان کے دوران حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف مزید توجہ پیدا ہوتی ہے-اور ہم اپنے روحانی اعمال میں بڑھ جاتے ہیں اور اپنی جائز خواہشات بھی اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں-ہماری توجہ دنیا سے ہٹ کر نماز پڑھنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے صدقہ و خیرات کرنے اور اپنی حالت کو بہتر بنانے کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم، رمضان اور نجات میں گہرا تعلق ہے-سورت البقرہ کی آیت نمبر ۱۸۶ میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کریم انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

جو شخص ایمان میں بڑھنا چاہتا ہے اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے اسے رمضان اور قرآن کریم کے تمام حقوق ادا کرنے چاہیں اور ان کے آپس کے تعلق کو بھی سمجھنا چاہیے اور وہ حقوق یہ ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے کے دوران قرآن کریم کو پڑھنا چاہیے، اس پر غور کرنا چاہیے اور اس کی تفاسیر کو سننا اور پڑھنا چاہیے-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہی ایک قوی توکل ان کو عطا

ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حب الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ (روحانی خزائن جلد دوم صفحہ ۷۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں انسان کو چاہیے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے اور جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خدا اسے وہی چاہے جو اس میں چاہا گیا ہے جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور بد اعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی .... دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا دل چاہتا ہے کہ یہ رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا چنتا ہے پس چاہیے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں ہو کہ جو شخص قرآن کے سات سو احکام میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے اور حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے کو تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان حدیث نمبر ۲۰۲۴)

رمضان کا آخری عشرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح گزارتے تھے اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے تھے اور رات بھر جاگتے رہتے تھے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۶)

اگر ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم رحمت اور مغفرت کے دنوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکے تو ہمیں ان آخری دنوں میں کمیوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے رمضان کے آخری دس دنوں میں ہمیں ایک ایسی رات کی خوشخبری دی گئی ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں یہ ایک ایسی رات ہے جو کہ ہزار مہینوں سے افضل ہے لیلۃ القدر کی رات انسان کے لیے اپنا تزکیہ نفس کرنے کا عمدہ موقع ہے۔ سورت القدر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں۔ سلام ہے۔ یہ (سلسلہ) طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

لیلۃ القدر کی تین صورتیں ہوتی ہیں ایک وہ رات جو رمضان میں آتی ہے۔ ایک وہ زمانہ جو نبی کا زمانہ ہے اور ایک یہ ہے کہ انسان کے لیے، ہر شخص کے لئے اس کی لیلۃ القدر وہ ہے جب وہ پاک اور صاف ہو گیا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۶)

دنیا کے تمام گندوں اور میلوں سے پاک ہوگیا-یا میلوں سے پاک ہوگیا-اپنا محاسبہ کرتے ہوئے تمام برائیوں کو اپنے سے دور کر دیا-پس یہ وہ لیلۃ القدر جو اگر ہمیں میسر آجائے اور ہم خالص اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بن جائیں، اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے والے بن جائیں تو یہ ہمارا وہ مقصد ہے جس کو حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے-اگر ہم نے یہ مقام حاصل کر لیا یا ہم یہ کر لیں، تو ہر دن رات اور ہر رات ہمارے لئے ہمارے لئے قبولیت دعا کی گھڑی بن جاتی ہے-ہم جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے والے ہیں ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے ہو جائے-ہم اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے بن جائیں اور رمضان کی برکات ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہیں-اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ اس لیلۃ القدر کو بھی پانے والے ہوں جو کہ قبولیت دعا کا ایک خاص موقع ہے اور جو ان آخری دنوں میں ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس کو پانا ہمیں نیکیوں اور تقویٰ پر چلانے والا اور اس کو مزید بڑھانے والا ہو ہمارے گزشتہ تمام گناہ بھی بخشے جائیں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہم میں قوت اور طاقت پیدا فرمادے-آمین

https://www.alislam.org/urdu/pdf/DurreSameen.pdf

مناجات اور تبلیغ حق براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷

Report Khidmat e Khalaq

In this month, Alhamdulillah, under the Department of Khidmate khalq a few posters were made and sent to the Lajna Group. On the poster we wrote the instructions of the Promised Messiah and the khilafe Ahmadiyyat about Khidmat Khalq. These poster were specially made for the holy month of Ramadan. Many of our lajna have shared these posters on their social media

اس ماہ الحمدللہ شعبہ خدمت خلق کے تحت چند پوسٹرز بنا کر لجنہ گروپ اور لجنہ سوشل میڈیا پر بھجوائے گئے جن پر خدمت خلق کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام، وخلفاء احمدیت کے ارشادات درج تھے۔

کچھ الفضل کے بارے میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک قابل ذکر کارنامہ اخبار الفضل کا منظرِ عام پر لانا ہے۔ الفضل کا پہلا شمارہ 18جون 1913 کو قادیان سے شائع کیا گیا، حضورؓ خود اس کے ایڈیٹر تھے۔ ابتدا میں یہ ہفتہ وار تھا، بعد میں یہ ہر تین دن میں شائع ہوتا تھا۔ آخر کار 8مارچ، 1935 کو روزانہ کی بنیادوں میں شائع کیا جانے لگا۔

روزنامہ الفضل اگست 1947 تک یعنی تقسیم کے وقت تک باقاعدگی سے قادیان سے شائع ہوتا رہا۔ پاکستان کے قیام کے بعد یہ 1954ء تک لاہور سے شائع ہوا، اور پھر ربوہ سے 1955ء تک شائع ہوا۔

روزنامہ الفضل جماعت احمدیہ کا واحد ایسا باضابطہ عضو ہے جو باقاعدگی سے خلفائے راشدین کے تمام خطبات اور ارشادات شائع کرتا ہے جس کا عرصہ 86سال سے زیادہ کے عرصہ پر محیط ہے۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو اپنے ممبروں کی اخلاقی پرورش، اسلام کی تبلیغ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کے تحفظ کے لئے ایک اہم پرزہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ دنیا میں پھیلے ہوئے تمام احمدی بہن اور بھائی اس اخبار کے ذریعے سے ہی ایک دوسرے سے منسلک رہتے ہیں۔

(https://www.alislam.org/book/brief-history-ahmadiyya-muslim/al-fazl-newspaper)

الفضل ہمارے سلسلہ کا آرگن ہے، یہ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے اخبارات میں سے سب سے مقدم ہے۔

(حضرت مصلح موعودؓ)

سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں الفضل پہنچے اور الفضل سے ہر گھر فائدہ اٹھا رہا ہو۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ)

الفضل کی اشاعت میں اضافہ کی ضرورت

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1938ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

روزنامہ الفضل سلسلہ احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے اخبارات میں سے سب سے مقدم الفضل ہے مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے جماعتی اخبارات اور لٹریچر کی اشاعت کی طرف اتنی توجہ نہیں جتنا متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ اتنی وسیع جماعت میں جو سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے اور جس کی سینکڑوں انجمنیں ہیں، صرف دو ہزار کے قریب الفضل کی خریداری ہے حالانکہ اتنی وسیع جماعت میں الفضل کی اشاعت کم از کم پانچ سات ہزار ہونی چاہئے۔ ایک علمی اور مذہبی جماعت میں الفضل کی اس قدر کم خریداری بہت ہی افسوسناک ہے۔

(الفضل 16 نومبر 1960ء)

اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اِس کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی کوشش کریں اور اِس سے بھرپور استفادہ حاصل کریں۔

Targets for the Month of Ramdhan by Taleem and Tarbiyyat department

A few targets are set for the month of Ramazan. Each lajna should try to complete the targets and make the most of the blessed month of Ramazan.

Targets for Lajna

- Complete a cycle of the Holy Quran with translation.
- Complete a cycle of the Holy Quran without translation.

Targets for all the kids:

Make a poster for the Ramazan and send it on till *18th Ramazan*.

Nasiraat

Nasirat Mayar-e-awal:
- Complete reading first 15 parts of the Holy Quran.
- Write the 3 prayers of each Ashra with translation.
- Make poster about Sehri and Iftari manners.

Nasirat Mayar-e-dom:

- Complete reading the first 5 parts of the Holy Quran.
- Make poster about Sehri and Iftari manners.

For all the Nasirat:

- Make a Ramzan calendar.
- Make poster for the month of Ramzan.

Important Announcement

Lajna & Nasirat Ilmi Rally

20-18 june 2021

Dear lajnat

Assalamualaikum,

From 18th June till 20th June we will Inshallah have our ilmi rally online.

It is requested to please take part in the competitions. All the details and the material is shared in the syllabus.

Please send me your name for the competitions you will take part in.

National Taleem department

Lajna imaillah Finland